مرزا اسد اللہ خاں غالب

(1797ء-1869ء)

مکتوباتِ غالب

بنام میر مہدی حسین مجروح

سید صاحب

نہ تم مجرم، نہ میں گنہ گار۔ تم مجبور، میں ناچار۔ لو اب کہانی سنو، میری سرگزشت میری زبانی سنو۔ نواب مصطفیٰ خاں بہ میعاد سات برس کے قید ہو گئے تھے، سو ان کی تقصیر معاف ہوئی اور ان کو رہائی ملی۔ صرف رہائی کا حکم آیا ہے۔ جہانگیر آباد کی زمینداری اور دلی کی املاک اور پنسن کے باب میں ہنوز کچھ حکم نہیں ہوا۔ ناچار وہ رہا ہو کر میرٹھ ہی میں ایک دوست کے مکان میں ٹھہرتے ہیں۔ بہ مجرد استماع اس خبر کے، ڈاک میں بیٹھ کر میرٹھ گیا۔ اُن کو دیکھا۔ چار دن وہاں رہا، پھر ڈاک میں اپنے گھر آیا۔ تاریخ آنے جانے کی یاد نہیں، مگر ہفتہ کو گیا، منگل کو آیا۔ آج بدھ دوم فروری ہے۔ مجھ کو آئے ہوئے نواں دن ہے۔[1] انتظار میں تھا کہ تمھارا خط آئے تو اس کا جواب لکھا جائے۔ آج صبح کو تمھارا خط آیا۔ دوپہر کو میں جواب لکھتا ہوں:

روز اس شہر میں اک حکم نیا ہوتا ہے

کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہوتا ہے

میرٹھ سے آ کر دیکھا کہ یہاں بڑی شدت ہے اور یہ حالت ہے کہ گوروں کی پاسبانی پر قناعت نہیں ہے۔ لاہوری دروازے کا تھانے دار مونڈھا بچھا کر سڑک پر بیٹھتا ہے جو باہر سے گورے کی آنکھ بچا کر آتا ہے، اس کو پکڑ کر حوالات میں بھیج دیتا ہے۔ حاکم کے ہاں سے پانچ پانچ بید لگتے ہیں یا دو روپے جرمانہ لیا جاتا ہے۔ آٹھ دن قید رہتا ہے۔ اس سے علاوہ سب تھانوں پر حکم ہے کہ دریافت کرو، کون بے ٹکٹ مقیم ہے اور کون ٹکٹ رکھتا ہے۔ تھانوں میں نقشے مرتب ہونے لگے۔ یہاں کا جمعدار میرے پاس بھی آیا۔ میں نے کہا: بھائی، تو مجھے نقشے میں نہ رکھ، میری کیفیت کی عبارت الگ لکھ۔ عبارت یہ کہ اسد اللہ خاں پنسن دار ۱۸۵۰ء سے حکیم پٹیالے والے کے بھائی کی حویلی میں رہتا ہے۔ نہ کالوں کے وقت میں کہیں گیا، نہ گوروں کے زمانے میں نکلا اور نہ نکالا گیا۔ کرنل برون[2] صاحب بہادر کے زبانی حکم پر اس کی اقامت کا مدار ہے۔ اب تک کسی حاکم نے وہ حکم نہیں بدلا۔ اب حاکم وقت کو اختیار ہے۔ پرسوں یہ عبارت جمعدار نے محلے کے نقشے کے ساتھ کوتوالی بھیج دی۔ کل سے یہ حکم نکلا کہ یہ لوگ شہر سے باہر مکان و کان کیوں بناتے ہیں؟ جو مکان بن چکے ہیں انھیں ڈھا دو اور آئندہ کی ممانعت کا حکم سنا دو اور یہ بھی مشہور ہے کہ پانچ ہزار ٹکٹ چھاپے گئے ہیں جو مسلمان شہر میں اقامت چاہے، بقدر مقدور نذرانہ دے۔ اس کا اندازہ قرار دینا حاکم کی رائے پر ہے۔ روپیا دے اور ٹکٹ لے۔ گھر برباد ہو جائے، آپ شہر میں آباد

---

[1] گویا ۲۲۔ جنوری کو میرٹھ گئے اور ۲۵ جنوری کو لوٹے۔

[2] اس کا نام برون نہیں برن (Burn) تھا۔ وہ فتح دہلی کے بعد شہر کا فوجی گورنر مقرر ہوا تھا۔

ہو جائے۔ آج تک یہ صورت ہے، دیکھیے شہر کے بسنے کی کون مہورت ہے؟ جو رہتے ہیں وہ بھی اخراج کیے جاتے ہیں یا جو باہر پڑے ہوئے ہیں، وہ شہر میں آتے ہیں؟ الملک لِلّٰہ والحکم لِلّٰہ۔

نورچشم میر سرفراز حسین اور برخوردار میر نصیر الدین کو دعا اور جناب میرن صاحب کو سلام بھی اور دعا بھی۔ اس میں سے جو چاہیں قبول کر لیں۔

بدھ ۲۔ فروری (۱۸۵۹ء) غالب

بنام مرزا ہرگوپال تفتہ

بھائی!

تم سچ کہتے ہو کہ بہت مسوّدے اصلاح کے واسطے فراہم ہوئے ہیں، مگر یہ نہ سمجھنا کہ تمھارے ہی قصائد پڑے ہیں۔ نواب صاحب کی غزلیں بھی اسی طرح دھری ہوئی ہیں۔ برسات کا حال تمھیں بھی معلوم ہے اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ میرا مکان گھر کا نہیں ہے، کرایے کی حویلی میں رہتا ہوں۔ جولائی سے مینہ شروع ہوا۔ شہر میں سیکڑوں مکان گرے اور مینہ کی نئی صورت، دن رات میں دو چار بار برسے اور ہر بار اس زور سے کہ ندی نالے بہ نکلیں۔ بالا خانے کا جو دالان میرے اُٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، جینے مرنے کا محل ہے، اگرچہ گرا نہیں لیکن چھت چھلنی ہوگئی۔ کہیں لگن، کہیں چلمچی، کہیں اُگالدان رکھ دیا۔ قلمدان، کتابیں اٹھا کر توشے خانے کی کوٹھڑی میں رکھ دیے۔ مالک مرمت کی طرف متوجہ نہیں۔ کشتیِ نوح میں تین مہینے رہنے کا اتفاق ہوا۔ اب نجات ہوئی ہے۔ نواب صاحب کی غزلیں اور تمھارے قصائد دیکھے جائیں گے۔

میر بادشاہ میرے پاس آئے تھے۔ تمھاری خیر و عافیت ان سے معلوم ہوئی تھی۔ میر قاسم علی صاحب مجھ سے نہیں ملے۔ پرسوں سے نواب مصطفیٰ خاں صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک ملاقات ان سے ہوئی ہے۔ ابھی یہیں رہیں گے، بیمار ہیں، احسن اللہ خاں معالج ہیں، فصد ہو چکی ہے، جونکیں لگ چکی ہیں، اب مسہل کی فکر ہے، سو اس کے سب طرح کی خیر و عافیت ہے۔ میں ناتواں بہت ہو گیا ہوں، گویا صاحبِ فراش ہوں۔ کوئی شخص نیا تکلف کی ملاقات کا آ جائے تو اٹھ بیٹھتا ہوں، ورنہ پڑا رہتا ہوں۔ لیٹے لیٹے خط لکھتا ہوں، لیٹے لیٹے مسوّدات دیکھتا ہوں۔ اللہ اللہ!

صبح جمعہ ۱۴ ماہِ اکتوبر ۱۸۶۴ء غالب

(خطوطِ غالب مرتبہ مولانا غلام رسول مہر)

مشق

1- مکاتیب غالب پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- نواب مصطفیٰ خاں رہا ہو کر کس شہر میں گئے؟

الف۔ دہلی　　ب۔ لکھنؤ

ج۔ بنارس　　د۔ میرٹھ

ii- بقول غالب جنوری 1859ء میں شہر میں بلا ٹکٹ داخل ہونے پر حاکم سے سزا ملتی تھی:

الف۔ آٹھ دن قید　　ب۔ دس دن قید

ج۔ بارہ دن قید　　د۔ چودہ دن قید

iii- حاکم وقت نے حکم دیا:

الف۔ شہر کے مکان ڈھانے کا

ب۔ شہر سے باہر والے مکان ڈھانے کا

ج۔ شہر سے باہر مکان ڈھانے اور آئندہ ممانعت کا

iv- ہرگوپال تفتہ نے برائے اصلاح غالب کو کیا بھیجا تھا؟

الف۔ غزلیں　　ب۔ نظمیں

ج۔ قصائد　　د۔ مثنویاں

v- بقول غالب صاحب فراش ہوتے ہوئے وہ مسودات کس طرح دیکھتے تھے؟

الف۔ لیٹے لیٹے　　ب۔ چلتے پھرتے

ج۔ کھڑے کھڑے　　د۔ بیٹھے بیٹھے

2- ''مکاتیب غالب'' کا متن پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں جو تین تین سطور سے زیادہ نہ ہوں۔

i- غالب نے میرٹھ کا سفر کیسے طے کیا؟

ii- نواب مصطفیٰ خاں دوست کے ہاں کیوں ٹھہرے؟

iii- 1859ء میں حکمِ حاکم کی بابت غالب نے اپنے شعر میں کیا کہا ہے؟

iv- ہرگوپال تفتہ کے نام خط میں مذکورہ تلمیح کی وضاحت کریں۔

3- مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

سرگزشت، اقامت، فصد، مسہل، مسودات۔